سوال

(321) زبانی طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں یہ کہ میں مسمی عبد العزیز ولد فولا قوم گجر محلہ دھوپ سڑی 240 موڑ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا رہن والا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل میں عرض کرتا ہوں : یہ کہ میری حقیقی بھانجی مسمات رابعہ بی بی کا نکاح ہمراہ مسمی سردار ولد رحمہ قوم گجر چک نمبر 86 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھ سے عرصہ قریب 14 سال ہوئے کر دیا تھا اور مسمات رابعہ بی بی اپنے خاوند کے ہاں رہ کر حق زوجیت ادا کرتی رہی اس کے بعد دونوں فریقین میں ناچاکی پیدا ہو گئی کیونکہ مذکور سردار ولد رحمہ آوارہ قسم کا آدمی تھا اور اکثر لڑائی جھگڑا کرتا تھا اور میری بھانجی ۔

رابعہ بی بی ، مذکور کے ہاں نہایت ہی تنگدستی کے دن گزارتی رہی بالآخر مذکور نے میری بھانجی کو مار پیٹ کر اور اسے اپنے نفس پر حرام کہہ کہ اور زبانی تین بار طلاق ، طلاق ، طلاق دے کر اپنے گھر سے باہر نکال دیا ہوا ہے جس کو عرصہ قریب 10 سال کا ہو چکا ہے اور شرعا جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں کذب بیانی کا سائل خود ذمہ دار ہوگا (سائل : عبد العزیز حقیقی ماموں مسمات رابعہ بی بی) تصدیق : ہم اس سوال کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے ، اگر غلط ثابت ہو تو ہم اس کے ذمہ دار ہوں گے شرعا فتویٰ دیا جانا درست ہے ۔ (سائل محمد ولد نتھا قوم گجر چک نمبر 86 تحصیل و ضلع سرگودھا غلام محمد ولد عبد اللہ قوم گجر چک نمبر 86 شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال مسؤلہ میں بلاشبہ طلاق واقع ہو چکی ہے اور اس میں علمائے اہل حدیث اور علمائے احناف کا قطعا کوئی اختلاف نہیں ۔ ہاں اتنا اختلاف ضرور ہے کہ علمائے احناف کے نزدیک یکجائی تین طلاقیں تینوں واقع ہو کر طلاق مغلظ بائنہ متصور ہوتی ہے اور اس صورت میں ان کے نزدیک حلالہ کے بغیر کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا ۔ جب کہ علمائے اہل حدیث اور محققین علمائے شریعت کے نزدیک بجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شرعا واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر اندر شوہر کو مطلقہ سے رجوع کر لینے کا شرعا حق حاصل ہوتا ہے اور بعد از عدت بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح ثانی کی اجازت ہوتی ہے ۔ تاہم صورت مسؤلہ میں بالاتفاق واقع ہو چکی ہے ، چنانچہ قرآن مجید میں ہے ۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ... البقرة ۲۲۹

کہ (رجعی) طلاقیں دو تک ہیں ، پھر بدستور بیوی کو روک رکھنا ہے یا پھر بھلائی سے اس کو رخصت کر دینا ہے ۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے : أي إذا طلقتها واحدة او اثنتين فانت مخير فيها ما دامت عدتها باقية بين ان تردها اليك ناويا لاصلاح بها والاحسان اليها وبين ان تتركها حتى تنقضي عدتها فتبين منك

(1) تفسیر ابن کثیر ج1ص 272.

کہ جب تو اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقین دے بیٹھے تو عدت کے اندر اندر تجھے یہ اختیار حاصل ہے کہ نیک نیتی اور بیوی کی بھلائی کے ارادے سے رجوع کر کے آباد ہو جائے یا پھر اپنی مطلقہ کو اس حال پر چھوڑ دے کہ اس کی عدت پوری ہو جائے تاکہ وہ تجھ سے جدا ہو جائے ۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت شریفہ اور امام ابن کثیر کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ عدت گزر جانے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے : طلاق خواہ رجعی ہی ہو خواہ پہلی ہو یا دوسری طلاق ہو۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ...۲۲۸... البقرة

''اور مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو ٹھہرائے رکھیں ۔،، یعنی نکاح ثانی نہ کریں ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

ہٰذَا الْأَمْرُ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَہُ وَتَعَالَى لِلْمُطَلَّقَاتِ الْمَدْخُولِ بِهِنَّ مِنْ ذَوَاتِ الْأَقْرَاءِ، بِأَنْ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، أَيْ : بِأَنْ تَمْكُثَ إِحْدَاهُنَّ بَعْدَ طَلَاقِ زَوْجِهَا لَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ، ثُمَّ تَتَزَوَّجَ إِنْ شَاءَتْ، (تفسیر ابن کثیر ج1ص 299)

''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب شوہر دیدہ مطلقہ عورت کو حیض آجانے سے پہلے کسی دوسرے آدمی کے ساتھ نکاح نہ کرے ۔،، معلوم ہوا کہ طلاق کی عدت گزر جانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۔ رہا یہ سوال کہ طلاق دہندہ مسمی سردار وولد رحمہ قوم گجر نے زبانی طلاق ثلاثہ دی ہے تو جواب یہ ہے کہ طلاق زبانی ہو یا تحریر بلاشبہ دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے : اس میں بھی محدثین اور احناف باہم متفق ہیں، چنانچہ شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی کے فتویٰ میں ہے ۔

واضح ہو کہ جب شوہر شریعت کے مطابق اپنی زوجہ کو طلاق دے گا زبانی دے یا تحریری تو طلاق خواہ مخواہ پڑ جائے گی ۔ طلاق کا واقع ہونا زوجہ کی منظوری پر موقوف نہیں ۔ (فتاوی نزیریہ ج3ص 73)

اور اسی طرح مفتی محمد شفیع آف کراچی حنفی بھی زبانی طلاق کے وقوع کے قائل ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج2ص 658۔

فیصلہ صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال اہل حدیث کے نزدیک ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے اور احناف کے نزدیک تینوں واقع ہو چکی ہیں ،تاہم اہل حدیث کے نزدیک بھی نکاح ٹوٹ چکا ہے کیونکہ سوال کی خط کشیدہ عبارت کے مطابق مسمیٰ سردار ولد رحمہ نے اپنی بیوی مسمات رابعہ بی بی ہا نجی عبد العزیز قوم گجر کو آج سے 10 سال پہلے طلاق دی ہے جس کا مطلب ہے عدت گزر چکی پس نکاح ٹوٹ چکا ہے ، لہذا مسمات رابعہ بی بی شریعت کے مطابق نکاح کر سکتی ہے مفتی کسی قسم کا قانونی ذمہ دار نہ ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص 790

محدث فتویٰ